سوال

(103)اختلاف کرنے والے مسجد میں نماز پڑھنے کا حق رکھتے ہیں یا نہیں

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ مسجد میں متولی یا منتظم مسجد یا اہل محل دوسرے محلہ کے مسلمانوں اہل سنت کو خصوصاً جو لوگ نماز میں رفع الیدین اور آمین پکار کر اپنے رسول کا طریقہ سمجھ کر کرتے ہیں ان کو اس فعل مذکور کے کرنے سے روک سکتے ہیں یا نہیں اور یہ لوگ امین ورفع الیدین نماز میں کرنے والے مسجد میں نماز پڑھنے کا حق رکھتے ہیں یا نہیں اور رفع الیدین اور آمین پکار کر کہنے سے رفع الیدین نہ کرنے والوں اور آمین پکار کر نہ کہنے والوں کی نماز میں ہرج آتا ہے یا نہیں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

درصورت مرقومہ معلوم کرنا چاہیے کہ مسجد کسی کی ملک نہیں ہے، اس میں کل مسلمانوں کا حق ہے اور سب نماز پڑھنے کے اس میں مجاز ومختار ہیں، کوئی کسی کو روک نہیں سکتا، خواہ اس میں کوئی آمین رفع الیدین کرے یا نہ کرے، سب کا حق اس میں واسطے نماز کے متعلق ہے۔ علاوہ اس کے خود بانی مسجد کسی کو روک نہیں سکتا۔ پھر متولی اور منتظم وغیرہ کو کیا اختیار۔ اگر مسجد کا بانی اس ارادہ سے مسجد تعمیر کرے کہ سوائے اہل محلہ کے دوسرے محلہ والے اس میں نماز نہ پڑھیں تو یہ ارادہ اس کا شرعاً لغو وباطل ہے، بلکہ اہل محلہ اور غیر اہل محلہ سب اس میں نماز پڑھنے کا اختیار رکھتے ہیں اور روکنا مسجد سے نمازی کو گناہ کبیرہ ہے اور اصرار اس پر کفر ہے جیسا کہ نہایہ حاشیہ ہدایہ اور فتاوے عالمگیری اور البحر الرائق وغیرہ میں مذکور ہے۔

(ترجمہ) ''متقدمین میں قرآن مجید کو غلاف میں بند کرنا مکروہ سمجھتے تھے تاکہ تلاوت قرآن سے منع کی صورت نہ بن جائے اور مسجد سے روکنا تو اس سے بھی بدتر ہے کیونکہ قرآن تو کسی آدمی کی ملکیت ہوتا ہے اور مسجد کسی کی ملکیت نہیں ہوتی اور اس سے بڑھ کر تعجب کی بات یہ ہے کہ کسی آدمی کو مسجد میں داخل ہونے سے روکا جائے، خصوصاً کسی دنیوی عداوت سے یہ سب جہالت کی باتیں ہیں اور کچھ بعید نہیں کہ یہ کبیرہ گناہ ہو، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''مسجدیں اللہ کی ہیں'' تو کسی آدمی کو جائز نہیں کہ کسی مسجد سے مسلمان کو عبادت کرنے سے روکے، کیونکہ مسجدیں تو بنائی ہی اس لیے جاتی ہیں، مثلاً نماز، اعتکاف، شرعی تعلیم وتعلم اور قرآن کی تلاوت کے لیے، اگر کوئی آدمی کسی خاص محلہ والوں کے لیے مسجد بنائے تو دوسرے محلہ والوں کو بھی حق پہنچتا ہے کہ اس میں آکر نماز پڑھ لیں۔''

اور آمین ورفع الی دین احادیث صحیحہ سے ثابت ہیں، ک مالا یخفی علی الماہر بالصحاح الستۃ اور علمائے حنفیہ بھی ان کے صحیح ہونے کے قائل ہیں اور فقہاء نے بھی لکھا ہے کہ آمین و رفع الیدین مفسد صلوۃ نہیں ہیں پس عاملین بالحدیث کو مسجد میں نہ جانے دینے کی کیا وجہ سوائے عداوت وتعصب مذہب کے اور کوئی وجہ نہیں ہے۔

(ترجمہ) ''رفع یدین کرنا اور نہ کرنا دونوں سنت ہیں اور ہر ایک مسلک کو صحابہ، تابعین اور بعد کے لوگوں کی ایک جماعت نے پسند کیا ہے، یہ ان مواقع میں سے ایک ہے جن میں مدینہ

اور کوفہ والوں کا اختلاف ہے اور فریقین کے پاس دلائل ہیں، میرے نزدیک صحیح یہ ہے کہ دونوں سنت طریقے ہیں اور اس کی مثال ایک یا تین رکعت وتر پڑھنا ہے، البتہ رفع الیدین کرنے والے مجھے نہ کرنے والوں سے زیادہ محبوب ہیں کیونکہ رفع الیدین کرنے کی حدیثیں زیادہ بھی ہیں اور صحیح بھی ہیں۔''

مولانا بحر العلوم حنفی رفع الیدین کے بارہ میں رفع اور عدم رفع کی حدیثیں نقل کر کے اپنی کتاب ارکان اربعہ میں فرماتے ہیں:

(ترجمہ) ''آنحضرت ﷺ اور صحابہؓ کا عمل اس میں مختلف رہا ہے ہاں نماز شروع کرتے وقت رفع یدین کرنے میں اختلاف نہیں ہے اور اس کے علاوہ اور جگہوں میں اگر رفع یدین نہ کرے تو بہتر ہے اور اگر کرے تو کوئی ہرج نہیں ہے۔''

اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی اپنی کتاب صراط مستقیم میں طرفین کے استدلالات بیان کر کے یوں کہتے ہیں، پس چارہ نیست از سنیت ہر دو فعل انتہی۔

(ترجمہ) ''رفع یدین کرنے سے نماز فاسد نہیں ہوتی کیونکہ نماز اس فعل سے فاسد ہوتی ہے جس سے خدا کا قرب حاصل نہ ہو (گویا رفع یدین کرنے سے خدا کا قرب نصیب ہوتا ہے)'' (سید محمد نذیر حسین)

ھوالموفق:

مولانا بحر العلوم عبدالعلی حنفی نے نفس تامین کو سنت ٹھہرایا ہے اور بالجہر اور بالسر دونوں کو مندوب بتایا ہے، چنانچہ ارکان اربعہ میں فرماتے ہیں:

(ترجمہ) ''امام اور مقتدی کا آمین کہنا تو حضرت ابوہریرہؓ کی حدیث سے ثابت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو، جس کی آمین فرشتوں کی آمین سے موافق ہو جائے گی، اس کے پہلے گناہ معاف ہو جائیں گے، ہمارا مذہب یہ ہے کہ آمین آہستہ کہی جائے اور اس کی دلیل علقمہ بن وائل کی حدیث ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھائی، جب آپ ولاالضالین پر پہنچے تو آہستہ آواز سے آمین کہی اور یہ حدیث ضعیف ہے لیکن اس امر میں وسعت ہے سنت صرف آمین کہنا ہے اور آہستہ کہنا یا بلند آواز سے کہنا دونوں ٹھیک ہیں۔''

کتبہ محمد عبدالرحمٰن المبارکفوری عفا اللہ عنہ

فتاوی نذیریہ

جلد01